بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہار شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | یکم ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۳ ھ | یکم نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۵۶

312

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب حضور نماز عشا تک مسجد میں تشریف فرما رہے۔ اور مختلف اہم مسائل پر گفتگو فرماتے رہے۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار سر درد جگر اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت نواب محمد علیخان صاحب کو خون کا دورہ زیادہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— گیانی واحد حسین صاحب اور ملک محمد عبد اللہ صاحب کوٹ مومن ضلع شاہ پور کے جلسہ سے واپس آگئے ہیں۔ — آج سید احمد علی صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مواضعات کھرپڑ علی پور شمس آباد ضلع لاہور میں مناظرہ کے لئے بھیجا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان —— ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

نبی اور جوتشی کی پیشگوئی میں فرق

ایک دوست نے عرض کیا کہ انگلستان کے مشہور جوتشی مسٹر چیرو (Cheero) نے موجودہ جنگ کے متعلق بعض پیشگوئیاں کی تھیں۔ دوسری طرف انبیاء بھی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ چیرو کی پیشگوئیوں کی حقیقت تو اس سے ظاہر ہے۔ کہ میں نے خود اس کی ایک کتاب پڑھی ہے۔ جس میں اس نے بڑے دعوے سے لکھا تھا۔ کہ ۱۹۴۰ء کے مئی کے مہینہ میں جرمن شکست کھا جائیں گے مگر جب یہ سال آیا۔ تو جرمن نے فرانس کو بہت بری طرح شکست دی۔ اور انگریزی فوجیں مشکل سے بچ کر واپس انگلستان پہنچیں۔ اور چیرو کی پیشگوئی دھری کی دھری رہ گئی۔ یونہی سنی سنائی باتیں کرنے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے اگر کسی کو یہ دعوےٰ ہو۔ کہ علم نجوم سے وہ پیشگوئیاں کر سکتا ہے۔ تو ہمارے سامنے آئے۔ اور بتادے کہ آئندہ دو تین ماہ میں یہ یہ واقعات ہوں گے۔ پھر دیکھ لیا جائیگا کہ اس کی پیشگوئیاں کس حد تک پوری ہوتی ہیں

ستاروں کی تاثیرات

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے۔ کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالی بعث ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ اور جمالی بعث ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے۔" (تحفہ گولڑویہ طبع اول صفحہ ۹۶) اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ستاروں میں ضرور تاثیرات پائی جاتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ ان موجبات میں سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا موجب ہوئے۔ ایک موجب اس ستارہ کی تاثیر بھی ہے۔ مگر یہ کہ خدا ارادہ نہ کرتا اور مشتری یا مریخ کا اثر ہو جاتا یہ بالکل غلط ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے ایک کمرہ کے اندر آگ جل رہی ہو۔ دروازہ بند ہو انسان کے کپڑے گرم ہوں۔ تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ اسے سردی نہیں لگے گی لیکن اگر آگ تو جل رہی ہو۔ لیکن روشندان اور کھڑکیاں کھلی ہوں۔ جن سے ٹھنڈی ہوا اندر داخل ہو رہی ہو۔ گرم کپڑے انسان کے پاس نہ ہوں۔ تو آگ کے باوجود کمرہ گرم نہیں ہوگا۔ اور سردی محسوس ہوتی رہے گی۔ کیونکہ بعض اور چیزوں نے اس آگ کی تاثیر کو کم کر دیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے مختلف چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو مختلف اثرات پیدا کرتی ہیں۔ اور پھر ان اثرات کے اختلاف کی وجہ سے نتائج بھی بدل جاتے ہیں۔ انہی اشیاء مؤثرہ میں سے ایک ستارے ہیں۔ جن کی باریک در باریک رنگ میں تاثیرات ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن صرف یہی ستارے اثر نہیں ڈال رہے۔ بلکہ ان کے علاوہ کہیں ماں باپ کی صحت بچے پر اثر ڈالتی ہے۔ کہیں ان کے خیالات اور قلبی رجحانات کا اس پر اثر ہو رہا ہوتا ہے۔ کہیں اس زمانہ کی فضا کا اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ کہیں ساتھ کھیلنے والے بچوں کا اثر پڑتا ہے۔ کہیں استادوں کا اثر ہوتا ہے کہیں ملک کی حکومت کا اثر ہوتا ہے۔ غرض کئی چیزیں ملکر ایک ہی وقت میں اثر ڈال رہی ہوتی ہیں۔ لیکن کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔ کہ مجھ پر کون کونسی چیز اثر انداز ہو رہی ہے۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے۔ جو ان سارے مجموعوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ لیکن لوگ ایک ایک بات پر قیاس کر کے نتیجہ نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہم ایک گیند پھینکتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ فلاں طرف ضرور جائے گا۔ ایک پاس کھڑا ہوا شخص بھی جب ہماری اس حرکت کو دیکھیگا تو یہی نتیجہ نکالے گا۔ کہ گیند فلاں طرف ضرور جائے گا۔ لیکن خدائی علم کچھ اور ہوتا ہے وہ جانتا ہے۔ کہ گو یہ گیند اس طرف پھینکا گیا ہے۔ مگر سامنے ایک لڑکا کھڑا ہے وہ اس گیند کو پتھر مارے گا جس سے فلاں طرف جانے کی بجائے یہ گیند فلاں طرف نکل جائیگا اب اس نے تو ایک قیاس رکھا تھا۔ کہ چونکہ گیند فلاں طرف پھینکا گیا ہے۔ اس لئے وہ ضرور اس طرف جائے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے علم میں یہ تھا۔ کہ وہ گیند رستہ میں ہی رک جائے گا۔ اور بجائے اس طرف جانے کے کسی اور طرف چلا جائے گا۔ تو پیشگوئی کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ بات کہی جائے جس میں سارے حالات کو مدنظر رکھ لیا گیا ہو اور ایسی بات وہی کہہ سکتا ہے۔ جسے سارے حالات کا علم ہو۔ مگر انسان ایک ایک چیز پر قیاس کر لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ ایسا ضرور ہو جائے گا۔ وہ گیند پھینکتا ہے۔ اور پھر خیال کرتا ہے۔ کہ اب یہ ضرور فلاں طرف جائے گا۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ راستہ میں ہی اس گیند کو ایک پتھر لگے گا۔ اور وہ لڑھک کر کسی اور طرف چلا جائے گا۔ یا ایک شخص گھر سے نکل کر باہر کھیت میں جاتا ہے۔ اور دوسرا شخص گھر میں بیٹھے یہ قیاس کرنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ وہ اب تک کھیت میں پہنچ چکا ہوگا۔ حالانکہ ہو سکتا ہے۔ رستہ میں اسے بیل نے سینگ مارا ہو۔ اور وہاں اس کی لاش پڑی ہو۔ اب قیاس کرنے والا تو کہہ رہا تھا۔ کہ وہ کھیت میں پہنچ چکا ہوگا۔ مگر واقعہ یہ ہوگا۔ کہ بیل نے اسے سینگ مارا ہوگا۔ یا دیوار اس پر گر گئی ہوگی اور وہاں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

اس کی لاش پڑی ہوگی۔ یا ہوسکتا ہے اسے رستہ میں اس کا کوئی دوست مل جائے اور کہے چلو فلاں جگہ شادی ہے۔ اور یہ اُس کے ساتھ چل پڑے۔ مگر دوسرے شخص کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا اور وہ گھر بیٹھے ایک قیاس کر رہا ہوتا ہے۔ کبھی اس کا وہ قیاس درست ہو جاتا ہے۔ مگر کبھی غلط کیونکہ گو وہ شخص گھر سے اسی نیت سے نکلا تھا کہ میں کھیت میں پہنچوں مگر راستہ میں اور چیزوں نے اُس پر اثر ڈال دیا اور وہ ان سے متاثر ہو گیا۔

تو حقیقت یہ ہے کہ انسان پر کوئی ایک ستارہ یا کوئی ایک چیز اثر نہیں ڈالتی بلکہ لاکھوں چیزیں اثر ڈال رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن چیزوں نے اثر ڈالا اُن میں سے ایک مریخ یا مشتری بھی تھا۔ ورنہ انبیاء کسی ایک ستارہ کی تاثیر کے ماتحت نہیں آتے بلکہ اُس وقت آتے ہیں جب تمام حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے لئے جمع کر دیئے جاتے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا میں مبعوث ہوئے اُس وقت اللہ تعالےٰ نے مریخ یا مشتری کو ہی آپ پر اثر ڈالنے والا نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کیا کہ فرشتے زمین پر اتریں اور لوگوں کے دلوں کو صاف کریں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کیا کہ قرآن لوگوں کے دلوں میں نور پیدا کرے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کیا کہ قربانیاں کرنے والے ساتھی اُس نے آپ کے اردگرد جمع کر دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کیا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ جیسے لوگ اُس نے آپ کو دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کیا کہ ملک کے لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا کر دیا کہ ہمارا ملک ذلت و رسوائی کی طرف جا رہا ہے۔ اب ہمیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے پھر اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کر دیا کہ زمین و آسمان کو اُس نے حکم دے دیا کہ وہ دونوں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں کھڑے ہو جائیں۔ اِن چیزوں کے مجموعہ کا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے مشتری کا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں مشتری بہت لوگوں پر اثر ڈالتا ہے مگر اُن میں سے کوئی شخص روحانی مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ میں اور دوسرے لوگوں میں فرق یہی ہے۔ کہ دوسروں پر خالی مشتری اثر ڈالتا ہے۔ مگر آپ پر ہزاروں مشتری اثر ڈال رہے تھے۔ کہیں پیشگوئیوں کے ذریعہ آپ کی عظمت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ کہیں صحابہؓ کی قربانیوں کے ذریعہ اسلام ترقی کر رہا تھا۔ کہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی جدوجہد کا نمایاں پھل پیدا ہو رہا تھا۔ کہیں لوگوں کا اندرونی احساس کہ ہم ذلت میں گر چکے ہیں اب اِس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ انہیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھکا رہا تھا غرض ان تمام چیزوں کے مجموعہ کا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا یہ نہیں تھا کہ محض مشتری یا مریخ کی تاثیر سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم وجود میں آگئے۔

خطبہ الہامیہ کا ایک حوالہ

عرض کیا گیا کہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے۔ قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو۔ (ص۱۹) اس کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا اہل اللہ تو پرانے زمانہ کے لوگ تھے ان کو آنے والے انکشاف کا حال نہ معلوم ہو تو کیا تعجب ہے۔ وہ نام نہاد "خاص صحابی" جو لاہور میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ باوجود ایک لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہنے کے آپ کے مقام کو وہ پہچان نہیں سکے۔ آپ نے ان الفاظ میں یہی پیشگوئی کی تھی کہ میرا اتنا بڑا درجہ ہے کہ دوسرے لوگ تو الگ رہے جو لوگ اُس وقت ایمان کا اظہار کر رہے ہیں ان میں سے بھی بعض اُس کو نہیں پہچانتے۔ خدا تعالےٰ نے اس بات کی سچائی کے طور پر لاہور میں ایک جماعت پیدا کر دی ہے۔ جو باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے اور آپ کے قرب میں رہنے کے پھر آپ کو نبی تسلیم نہیں کرتی۔ اور اس طرح آپ کے درجہ اور مقام سے غافل ہے۔ اور اس طرح ان اہل اللہ کی براءت کر رہے ہیں۔ جن کو سابق زمانہ میں نبوت وغیرہ مسائل میں بعض غلطیاں لگ گئی تھیں۔

صاحبزادی سیدہ امۃ الوکیل کا انتقال

قادیان ۳۰ اکتوبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ صاحبزادی سیدہ امۃ الوکیل بنت صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی اور مکرم جناب نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی نواسی تھیں۔ چھوٹی سی عمر میں قریباً چار ماہ کی شدید علالت کے بعد آج صبح سات بجے لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ علالت کے عرصہ میں علاج معالجہ کے لئے جو کچھ ممکن تھا۔ وہ سب کچھ کیا گیا۔ اور خاندان کے تمام ارکان نے اس چھوٹی سی جان کو جس کی عمر صرف ڈیڑھ سال تھی۔ موت کے چنگل سے بچانے کے لئے نہ صرف اخراجات کی کوئی پروا نہ کی۔ بلکہ اپنا آرام و چین بھی قربان کئے رکھا۔ مگر وہی ہوا۔ جو خدا تعالےٰ کو منظور تھا۔ اور

مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ

آج پانچ بجے کے قریب نعش یہاں پہنچی۔ اور بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر جنازہ کے ساتھ بچوں کے قبرستان تک تشریف لے گئے۔ نعش کو لحد میں رکھے جانے کے بعد حضور نے قبر میں تین مٹھی مٹی ڈالی اور پھر قبر مکمل ہونے کے بعد دعا فرمائی۔

صاحبزادی امۃ الوکیل خدا تعالےٰ کی امانت تھی۔ جب تک زندہ رہی۔ تمام خاندان نے اسے خدا تعالیٰ کی ایک بخشش اور عطا سمجھا۔ اور اسی نقطۂ نگاہ سے اس کی جتنی بھی قدر کی جا سکتی تھی۔ اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ اپنی تمام کوشش اور سعی اس کے لئے صرف کر دی۔ لیکن جب خدا تعالےٰ نے اسے واپس لے لیا۔ تو شکر گزاری اور احسان مندی کے جذبات سے پر قلب کے ساتھ پیش کر دیا گیا۔ اور اس طرح جماعت کیلئے اپنی اولاد سے متعلق ذمہ داریوں اور فرائض کے بارے میں نہایت اعلےٰ اسوہ پیش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے انعام کی قدر کرنے کا طریق بتایا۔ خدا تعالےٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور جماعت کو اپنے ہر قسم کے انعامات کی صحیح قدردانی کی توفیق بخشے۔

مرحومہ صاحبزادی کی والدہ صاحبہ کی طبیعت کچھ علیل ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت و عافیت کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

محترمہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ کے بھائی کی افسوسناک وفات

یہ افسوسناک خبر نہایت رنج کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی اہلیہ محترمہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ کے بڑے بھائی سید ابراہیم صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۵۔ اکتوبر کو موٹر کے حادثہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سوار پولیس میں رسالدار کے عہدہ پر تھے۔ اور حجاج کے قافلہ کی حفاظت کرنے والے دستہ میں بیت اللہ جا رہے تھے۔ کہ حادثہ پیش آیا۔ اور وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ہمیں اس ناگہانی صدمہ میں سیدہ موصوفہ کے ساتھ جو اپنے اخلاص اور اعلےٰ اخلاق خصوصاً مہمان نوازی اور سب سے نیک سلوک کرنے میں قابلِ رشک نمونہ ہیں دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صبر کی توفیق بخشے۔ اور اس کا اجر عطا کرے۔

جناب سید صاحب موصوف سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرحوم ان معدودے چند لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے دمشق میں مرکز احمدیت کی تاسیس کے ابتدا میں ہر طرح کی مدد دی۔ اپنی بہن (سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ) سے انہیں بڑی محبت تھی۔ اور چونکہ بہن کو بھی ان سے بڑا پیار تھا۔ اس لئے اب جبکہ ان کی ناگہانی وفات کی اطلاع وطن سے بہت دُور مقام پر پہنچی ہے۔ انہیں بے حد صدمہ محسوس ہوا ہے۔ مگر ان کے لئے یہ بات کوئی کم تسلی کا موجب نہیں کہ خدا تعالےٰ نے انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے ابدال شام یصلّون علیک کی پیشگوئی کی مصداق بننے کا شرف عطا کیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک بستی میں رہنے کی سعادت بھی بخشی۔ اور مزید برآں یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے خاندان سے جسمانی رنگ میں بھی وابستگی عطا کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس تعلق کی وجہ سے ان کے خاندان کے باقی افراد کو بھی احمدیت کے ساتھ روحانی طور پر وابستہ کرے۔ اور ان کے دو بھائی جو دمشق میں موجود ہیں۔ ان کے متعلق خوشی اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر افترا

بحث کرنا تم سے کیا حاصل کہ جب تم میں نہیں ٭ روح انصاف و خدا ترسی کہ ہے دیں کا مدار

مولوی محمد علی صاحب کے پہلے الزام کی حقیقت واضح کرنے کے بعد اب میں ان کے دوسرے دو الزامات کی حقیقت پر خدا تعالیٰ کی توفیق سے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

دوسرا الزام

مولوی صاحب نے جو دوسرا الزام لگایا ہے۔ اور اسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جھوٹ اور افترا قرار دیا ہے اس کے جو الفاظ مولوی صاحب کی طرف سے چوکھٹے میں شائع ہو رہے ہیں یہ ہیں۔

"جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر یہ افترا کیا ہے۔ کہ آپ خود فرمایا کرتے تھے۔ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا"

اور تیسرا الزام مولوی صاحب کے الفاظ میں یہ ہے "جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر یہ افترا کیا ہے۔ کہ ۱۹۰۱ء کے قریب حضرت مسیح موعود کی مجالس میں یہ چرچا رہتا تھا۔ کہ حضرت صاحب کا سابقہ اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا"۔

مولوی صاحب نے تقویٰ کا خون کر دیا

مولوی صاحب نے ان ہر دو الزامات کے متعلق الفضل مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء کا حوالہ دیا ہے۔ یہ ہر دو فقرات جو مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف دو تین لفظوں کے تغیر کے ساتھ پیش کئے ہیں مفہوماً درست ہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ انہیں جھوٹ اور افترا قرار دینے میں جناب مولوی صاحب موصوف نے خود اپنے تقوے کا خون کیا ہے۔ کیونکہ الفضل مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے الفاظ یوں ہی نہیں فرمائے۔ بلکہ اسی جگہ اس خیال کی صحت کے اثبات میں ایک محل استدلال عبارت کا حوالہ بھی دیا ہے اب مولوی صاحب یہ کہنے کا حق تو رکھتے تھے کہ ان کے خیال میں یہ باتیں محولہ عبارت سے ثابت نہیں۔ اور وہ چاہتے تو اس کے خلاف دلائل بھی پیش کر سکتے تھے۔ مگر انہیں ان امور کو جھوٹ اور افتراء بر مسیح موعود علیہ السلام قرار دینے کا حق نہ تھا۔

تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لو۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ خیال غلط تھا۔ لیکن کیا ہر غلط خیال پر جو کسی دوسرے کی طرف سے پیش ہو۔ جبکہ وہ اس کا محل استنباط بھی پیش کر رہا ہو۔ دوسرے کی نیت پر حملہ کرتے ہوئے اسے مفتری اور جھوٹا قرار دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دیکھئے گزشتہ کئی مفسرین اسلام بلکہ بعض مجددین کرام کے متعلق بھی یہ امر ثابت ہے۔ کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر بجسدہ العنصری زندہ مانتے تھے۔ اور آخری زمانہ میں انہی کے دوبارہ نزول کے قائل تھے۔ مگر کیا جناب مولوی محمد علی صاحب نے انہیں کبھی جھوٹا یا مفتری قرار دیا ہے۔ جبکہ وہ لوگ قرآن و حدیث سے اپنے فہم کے مطابق یہی عقیدہ درست سمجھتے تھے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ مولوی صاحب نے ان لوگوں کو غلطی خوردہ تو کہا ہوگا۔ مگر مفتری علی اللہ اور مفتری علی الرسول کہنے کی جرأت کبھی نہ کی ہوگی۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غلط عقیدہ کو دلائل قاہرہ سے پاش پاش کرنے کے باوجود پہلے بزرگان اسلام کو جو یہ عقیدہ رکھتے تھے غلطی خوردہ ہی کہا ہے۔ اور ان کی ایسی غلطی میں بھی ان کو معذور خیال فرمایا ہے۔

لیکن عجیب بات ہے۔ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک امر کے محل استدلال کا حوالہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے دیتے ہیں۔ تو جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پاک اور محتاط طریق کو ترک کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو محض عداوت کی وجہ سے اس بات میں جھوٹا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کنندہ قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ کیا ایسے غیر محتاط اور مغلوب الغضب انسان سے بحث و مباحثہ کرنے سے سوائے گالیاں سننے کے کچھ اور حاصل ہو سکتا ہے۔

بحث کرنا تم سے کیا حاصل کہ جب تم میں نہیں
روح انصاف و خدا ترسی کہ ہے دیں کا مدار

محل استدلال

اس موقعہ پر میں وہ محل استدلال بھی پیش کر دیتا ہوں جسے ہر دو فقروں کی عبارت کے پیشکردہ خیال کی تائید میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس گفتگو کے دوران میں جو الفضل ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی۔ اور جس کا مولوی صاحب نے خود حوالہ دیا ہے پیش فرمایا ہے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"۱۹۰۱ء میں جب آپ نے ایک غلطی کا ازالہ" تحریر فرمایا۔ تو اس میں آپ نے لکھا۔ کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ جن کو نہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں بغور دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ہماری مجالس میں بیٹھ کر اپنے معلومات کی تکمیل کرتے ہیں ایسا مسئلہ نبوت کے سوال پر محض نفی میں جواب دے دیتے ہیں جو درست نہیں۔ اس سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی مہینوں سے آپ کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپکا سابقہ اجتہاد درست نہیں تھا۔"

دیکھئے اس تحریر میں مولوی صاحب کے پیشکردہ تیسرے الزام کی عبارت موجود ہے اور اس عبارت کے مفہوم کو اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کی ایک تحریر کا صاف نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ پس جب ثبوت خود اس جگہ موجود ہے۔ تو مولوی صاحب کا الزام والی عبارت کو اس عبارت سے الگ کر کے پیش کرنا جس کی بناء پر اور جسے محل استدلال قرار دیتے ہوئے یہ خیال پیش کیا گیا ہے۔ اور پھر اس امر پر بحث کا مطالبہ کرنا کہاں تک نیک نیتی پر محمول قرار دیا جا سکتا ہے۔

الزام نمبر ۳ اور اس کا جواب

مولوی صاحب کا الزام نمبر ۲ الزام نمبر ۳ سے کوئی مختلف نہیں۔ کیونکہ الزام نمبر ۲ والی بات خود الزام نمبر ۳ والی عبارت میں موجود ہے۔ مولوی صاحب نے تو صرف جھوٹ اور افترا کا نمبر بڑھانے کے لئے اسے الگ کر کے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں تعریف نبوت میں سابقہ اجتہاد کی نادرستی کا چرچا اور یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ۱۹۰۱ء سے پہلے لفظ نبی کی اور تشریح کر لیا کرتا تھا قریباً ایک ہی بات ہے:

اگر مولوی صاحب اس بات کی صحت کا مزید ثبوت بھی چاہیں تو سنیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ پر ایک سائل کا سوال درج کرتے ہیں۔ جس نے آپ کی دو عبارتوں کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ تریاق القلوب میں آپ نے مسیح پر اپنی جزوی فضیلت کا اظہار کیا ہے۔ اور ریویو جلد اول میں لکھا ہے۔ کہ آپ تمام شان میں مسیح اسرائیل سے بہت بڑھ کر ہیں۔ ان ہر دو عبارتوں میں تناقض ہے۔

اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تناقض کے وجود کو تسلیم کر کے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ:۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

پھر آگے چلکر صاف لکھا۔ جب کہ اس کی طرف سے علم نہ ہوا۔ میں وہی کہتا جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھے اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا"۔

ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق الہام الٰہی میں جو نبی کا لفظ تھا۔ اس کی تشریح پہلے اور کر لیا کرتے تھے۔ اور بعد میں اور۔ کیونکہ پہلی تشریح کی روشنی میں نبی کا لفظ الہام میں موجود ہونے کے باوجود آپ مسیح علیہ السلام پر اپنی صرف جزوی فضیلت کے قائل رہے۔ مگر جب آپ کو یہ علم دیا گیا۔ کہ آپ صریح طور پر نبی کے خطاب کے حامل ہیں۔ تو آپ نے اس کی روشنی میں یہ اعلان کر دیا۔ کہ آپ پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہیں۔ اگر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نبی کی تشریح بعد میں اور نہ کی ہوتی تو مولوی صاحب بتائیں کیا وجہ تھی کہ جب آپ کے الہام میں پہلے بھی آپ کے لئے نبی کا لفظ موجود تھا اس وقت آپ اس سے یہ نتیجہ نہ نکالتے تھے۔ کہ آپ مسیح اسرائیلی سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے

پس مندرجہ بالا اقتباسات سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام پر اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا عقیدہ آپ نے اس وقت اختیار کیا جب اپنے تئیں وحی الٰہی کے منشا سے صریح طور نبی سمجھا اور اس سے پہلے پہلے آپ اوائل والے عقیدہ کے قائل رہے حالانکہ اس وقت بھی آپ کے الہامات میں آپ کے لئے لفظ نبی موجود تھا۔ ماسواء اس کے پہلے اور پچھلے عقیدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تناقض اور اختلاف تسلیم کیا ہے۔ جس سے تبدیلیٔ عقیدہ روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے اس اظہار کو آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کرلی۔ کیونکر جھوٹ اور افترا قرار پا سکتا ہے۔ نیز آپ کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی اور تشریح کر لیا تھا۔ کیونکر جھوٹ اور افترا قرار دیا جاسکتا ہے۔ پس ان حوالوں سے دو اور دو چار کی طرح ثابت ہے کہ جس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تئیں مسیح اسرائیلی علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں افضل قرار دینے لگ گئے اس زمانہ میں آپ یقیناً اپنے متعلق لفظ نبی کی تشریح کر چکے تھے۔ اور خود کو جزوی نبی یا ناقص نبی قرار دینے کے بجائے صریح طور پر نبی سمجھنے لگ گئے تھے۔ یعنی اسلامی اصطلاح میں نبی سمجھنے لگ گئے تھے۔ چنانچہ اس کا ایک واضح ثبوت آپ کی ایک تقریر "حجۃ اللہ" بھی ہے۔ جس میں آپ نے اپنے تئیں اسلامی اصطلاح کے مطابق نبی اور رسول کہا۔ حالانکہ ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نے اسلامی اصطلاح میں نبی کہلانے کے لئے یہ ضروری شرط بتائی تھی کہ ایسا شخص براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی سابق کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہو۔ ملاحظہ ہو مکتوب گرامی مورخہ ۱۷- اگست ۱۸۹۹ء مطبوعہ اخبار الحکم نمبر ۲۹ جلد ۳- جب اپنے تئیں آپ نے

۴ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی سمجھتے ہوئے اسلامی اصطلاح میں نبی اور رسول کہا تو اس سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ حضور کے نزدیک تعریف نبوت میں بھی تبدیلی ہوئی۔

پس جناب مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند دلبند گرامی وار جمند پر جھوٹ بولنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افترا کرنے کا الزام لگانا درحقیقت جناب مولوی صاحب کا اپنا جھوٹ اور افترا ہے اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے اور ان کے ناجائز جوش مخالفت کو ٹھنڈا کرے۔ اللّٰھم اٰمین

قاضی محمد نذیر لائلپوری

لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان

دوبارہ زندگی کرنے کی خواہش

از جناب میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انسان جب کبھی اپنے گذشتہ اعمال کا محاسبہ کرتا ہے تو اُس کے دل میں اکثر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر اُسے دوبارہ زندگی کا موقعہ ملے تو تمام وہ بدیاں جو پہلی دفعہ اس سے سرزد ہوئیں وہ ان کا پھر مرتکب نہ ہو۔ اور تمام وہ نیکیاں جو وہ پہلی دفعہ نہیں کرسکا انہیں ضرور کرے۔ دوزخیوں نے اپنی اسی خواہش کا اظہار اللہ تعالےٰ کے حضور حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحًا انا موقنون (سجدہ) اسی طرح سورہ فاطر میں ان کی آہ و فغان اس طرح بیان فرمائی گئی ہے کہ وھم یصطرخون فیھا۔ ربنا اخرجنا نعمل صالحًا غیر الذی کنا نعمل لیکن ان کی یہ درخواست مسترد ہوگی اور بارگاہ جل و علا سے یہ حکم صادر ہوگا۔ کہ اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر۔ فذوقوا فما للظالمین من نصیر۔

اس پر دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پروردگار عالم وہ ارحم الراحمین جو اپنے عاجز بندوں کی ہر خواہش کو بصورت احسن پورا فرماتا ہے۔ اُس نے اپنے گناہگار بندوں کو کیوں ایک اور موقعہ نہ دے دیا۔ تا ان کی بات بن جاتی۔ مجھے ایک دفعہ یہ خیال آیا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان میں بقائے نسل کا مادہ رکھ کر اور اُسے تاکید کرکے کہ ضرور شادی کرو ورنہ زندگی باطل ہوجائے گی۔ اسی خواہش کو انسانی خود تجویز کردہ صورت سے ہزار چند بہتر صورت میں پورا کردیا ہے۔

اگر اسے پھر وہی عمر دی جاتی جس میں اس سے گناہ سرزد ہوئے تو اسے تو یاد بھی نہ ہوتا کہ اسے دوبارہ زندگی کیوں ملی ہے۔ اور وہ کیا جذبات و احساسات تھے جن کے طوفان میں یہ مانند خس بہ گیا تھا۔ اور آیا اب کی مرتبہ اُن میں کوئی کمی آئی ہے یا زیادتی ہوگئی ہے۔ نیز اگر زندگی دوبارہ ملتی تو اس کی ناتجربہ کاریاں عقلی ناپختگیاں ماحول۔ اثراتِ تربیت وغیرہ پھر اس کے ساتھ ہوتے اور پھر اہی کردہائے نافرمودہ اور فرمودہائے ناکردہ کا امکان باقی رہتا جو پہلی دفعہ تھا۔ اور نتیجہ وہی نکلتا جو پہلی دفعہ نکلا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بے اندازہ رحم کے مطابق اس پر یہ کرم کرتا ہے کہ اسے اولاد دیتا ہے۔ جو اسی کی جگر پارہ ہوتی ہے۔ اور اُن کے وجود میں بلامبالغہ وہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اسے دوبارہ سہ بارہ چہار بارہ زندگی دی گئی ہے۔ اس کے دل میں اس کی خیر خواہی کا بے پایاں جوش ڈالا جاتا ہے۔ وہ نفس جسکے آراموں کے لئے یہ اپنے پیدا کرنے والے کی نافرمانیاں کرتا ہے۔ اولاد کے لئے یہ اسی نفس کے سارے آرام اپنے پر حرام کرلیتا ہے۔ غرض سادہ سے سادہ اور غلط کار سے غلط کار انسان بھی اپنی اولاد کے لئے اسی بے پایاں محبت کے باعث سراپا عقل اور سراسر رحمت ہوتا ہے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جس زمانہ میں اس سے گناہ سرزد ہوئے تھے جب اس کا بچہ اس عمر کو پہنچتا ہے تو یہ اس وقت تک خود نہایت تجربہ کار پختہ عقل ماحول کے بداثرات سے واقف تربیت کے اصول کو جاننے والا اور گرم و سرد روزگار چشیدہ ہوچکا ہوتا ہے اب اس کا اپنے بچے کو صحیح تعلیم دینا اُس کی عمدہ تربیت کرنا۔ اُس کے ماحول کو درست رکھنا بہت حد تک اُس کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ گویا اسے کہہ رہا ہوتا ہے کہ تو تمہیں دوبارہ زندگی دی جاتی ہے اس بچے کی ایسی تربیت کرلو کہ یہ ان گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ جو کر کے تم نادم ہو رہے ہو اور یہ بچہ وہ نیکیاں ترک نہ کرے جنکو نہ کرسکنے کی حسرت تمہارے دل میں ہے۔ پھر وہ ارحم الراحمین اِس ایک تجربے پر ہی بس نہیں کرتا۔ وہ تجربہ ابھی بیچ ہی میں ہوتا ہے کہ مرد تائب کو ایک اور بچہ دے دیتا ہے اور گویا پھر کہتا ہے کہ یہ اور زندگی لو شاید پہلے تجربے میں کچھ خامیاں رہ گئی ہوں۔ وہ نقش اول تھا اب اس دوسری کوشش میں سعیٔ اول کے نقائص بھی دُور کرلو۔ اسی طرح اُسے پھر موقع دیتا اور پھر موقع دیتا اور پھر موقع دیتا ہے۔ غرض اتنے مواقع دیتا ہے کہ اُس کے بعد بھی یہ حسرت کہ اگر وہ پھر زندہ کیا جائے تو وہ بدیوں سے بچے اور نیک اعمال بجالائے محض نفس کا ایک دھوکہ رہ جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ کریم نے فرمایا کہ اگر تم نصیحت پکڑنا چاہتے تو تم کو اتنی زندگی اور اس میں اتنے مواقع اصلاح کے دیئے گئے تھے کہ یقیناً تم نصیحت پکڑ سکتے تھے۔

اسلام نے اسی لئے نکاح نہایت ضروری قرار دیا ہے اور صالح اولاد کو بہترین باقیات الصالحات ٹھہرایا۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے اعمال حسنہ کا سلسلہ قیامت تک کے لئے قائم ہوجاتا ہے۔ جو اس کے بغیر ایک ہی عمر میں ختم ہوجاتا۔ اور اسی لئے سید دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ ابی وامی) نے ولود بیویاں کرنے کا ارشاد فرمایا تا اپنی اصلاح اور سلسلۂ نیکی کے قیام کے زیادہ سے زیادہ مواقع ملیں۔ نیکیوں کے سلسلے میں بھی بعض اوقات نفس کی حرص ذاتی اصلاح کو تربیت اولاد پر مقدم کردیتی ہے۔ حالانکہ تربیت اولاد کی طرف زیادہ توجہ بہت زیادہ مفید نتائج پیدا کرسکتی ہے۔

اللہ تعالےٰ سچی توفیقِ تربیت کرامت کرے اصل بات یہی ہے۔ کہ بندہ اپنے رب کے حضور روتا ہی اچھا لگتا ہے۔ اسی لئے تربیت کا جزوِ اعظم بھی دعا ہی ہے۔ ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعا۔ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ اٰمین یارب العالمین

اضافہ وصیت

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید نے ۱/۸ کی وصیت کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء دوسرے احباب [illegible] سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں نظارت دعوت وتبلیغ کے زیر انتظام تبلیغ احمدیت

دہلی میں سکھ مسلم اتحاد پر لیکچر

۱۰ ستمبر کو گوردوارہ گورو تیغ بہادر واقع قرول باغ دہلی میں سکھوں کا ایک اہم دیوان منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب آف موگا نے سکھ مسلم اتحاد پر مؤثر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ خود غرض لوگوں نے سکھ تاریخ میں بعض فرضی واقعات شامل کر دیئے ہیں۔ ہمیں ان غلط واقعات کی فرضی داستانوں سے اپنے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہئیں۔ سکھوں اور مسلمانوں کے بزرگوں کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ ہمیں بھی اپنے تعلقات خوشگوار بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب نے گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھیوں سے بہت سے واقعات پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ سکھ گورو صاحبان اور مسلمان اولیاء کے ایک دوسرے سے دوستانہ تعلقات تھے۔ سکھ گورو صاحبان کو ہندوؤں کی طرف سے جب کوئی تکلیف پہنچی۔ تو مسلمان بزرگ اس آڑے وقت ان کے کام آئے۔ اور اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر ان کو پناہ دی۔ سکھ گورو بھی مسلمان اولیاء سے عقیدت رکھتے اور ان کا احترام کرتے تھے۔ چنانچہ دربار صاحب امرتسر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے انہوں نے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی جس کو منظور کرتے ہوئے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ نے امرتسر کے دربار صاحب کا بنیادی پتھر رکھا۔ اس تقریر سے متاثر ہوکر سکھ اصحاب نے ڈاکٹر صاحب سے خواہش کی کہ اسی قسم کا ایک اور لیکچر گوردوارہ سبزی منڈی میں بھی دیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ایک سکھ رئیس زادہ نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ تاکہ وہاں انکا لیکچر کرائیں۔ ایک معزز سردار صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بطور انعام کچھ رقم پیش کی۔ ڈاکٹر صاحب نے شکریہ سے قبول کرنے کے بعد یہ رقم گوردوارہ کے لنگر فنڈ میں دے دی۔

کلکتہ میں مسئلہ نبوت پر کامیاب مناظرہ

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کلکتہ سے جو اپنی تبلیغی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ سے کلکتہ میں خوب ہل چل پیدا ہو رہی ہے۔ کلکتہ کی پنجابی برادری نے مولوی لال حسین اختر کو پنجاب سے بلا کر یہ تجویز کی کہ احمدی مبلغ اور ان کے مولوی کی دو مفصل تقریریں کرائی جائیں۔ پہلے احمدی مبلغ "اجرائے نبوت" کے موضوع پر دو گھنٹہ لیکچر دے۔ اور اس کے بعد "امتناع نبوت" کے موضوع پر غیر احمدی مولوی دو گھنٹہ تقریر کرے۔ مناظرہ بند کرہ میں ہو۔ اور فریقین کے پچاس پچاس آدمی شامل ہوں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں یہ ترمیم پیش کی گئی۔ جو منظور کر لی گئی۔ کہ پہلی تقریریں ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کی ہوں۔ اور اس کے بعد آدھ آدھ گھنٹہ کی دونوں طرف سے جوابی تقریریں ہوں۔ اور فریقین کے ۷۵۔ ۷۵ آدمی شریک ہوں۔ مگر آخر یہ طے پایا کہ غیر احمدی اپنی ذمہ داری پر جس قدر چاہیں لوگوں کو شریک کرلیں۔ چنانچہ ۲۷ ستمبر کو کولوٹولہ اسٹریٹ پر واقعہ ایک ہال میں یہ مناظرہ شروع ہوا۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ باہر کے سامعین کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ نے "اجرائے نبوت" کے موضوع ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں قرآن مجید اور احادیث سے تین درجن دلائل مؤثر پیرایہ میں پیش کرکے ثابت کیا کہ اُمت محمدیہ میں غیر تشریعی نبوت کا سلسلہ تا قیامت نہ صرف جاری بلکہ احیاء دین کے لئے ضروری ہے۔ سامعین نے پوری توجہ سے تقریر سنی۔ اور خدا کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد غیر احمدی مولوی کی تقریر شروع ہوئی۔ مقرر نے نفس مضمون کو چھوڑ کر سارا وقت اس قسم کی باتوں پر صرف کر دیا کہ "تشریعی" اور "غیر تشریعی" کی اصطلاحیں خود ساختہ ہیں۔ سب تمام انبیاء تشریعی ہوتے ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار کتابیں نازل ہوئیں۔ نیز حضرت مرزا صاحب نے خود مدعی نبوت کو کافر کہا ہے۔ اس قسم کی بے دلیل اور بے جوڑ باتوں میں وقت ختم ہو گیا۔ اور ہمارے مبلغ کی جوابی تقریر شروع ہوئی۔ بعض غیر احمدیوں نے اپنے مبلغ کی ناکامی محسوس کرتے ہوئے دوران تقریر میں بول کر تقریر کے تسلسل کو توڑنے کی کوشش کی۔ مگر غیر احمدی شرفاء نے ہی ان کی اس حرکت پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ یہ طریق اعتراف شکست کے مترادف ہے۔

آخری تقریر لال حسین صاحب نے کی جس میں حسب عادت بے جا نشتیوں۔ زبان درازیوں اور ناقص حوالوں نیز جھوٹے اور ناپاک الزاموں کی بھرمار کی۔ مگر دراصل تبلیغ احمدیت کے کامیاب ہونے کے لئے میدان تیار کر دیا۔ کیونکہ حق پسند غیر احمدی اصحاب جب ان ناقص حوالوں کو اصل کتابوں سے مقابلہ کرکے دیکھتے اور ناپاک اور جھوٹے الزامات پر غور کرتے ہیں۔ تو حیران رہ جاتے ہیں۔ اور اپنے علماء کی بددیانتی پر دست تاسف ملتے ہیں۔ لال حسین صاحب اختر کی کئی باتیں غیر احمدی شرفاء کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں۔ مثلاً انہوں نے بھرے مجمع میں احمدی مبلغ کی معقول گرفت سے تنگ آکر کہہ دیا۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی زانیہ تھی۔ نیز اس بات پر بہت زور دیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر اتنی ہی کتب نازل ہوئیں۔

غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے مناظرہ بہت کامیاب رہا۔ اور تبلیغ احمدیت کا نیا باب کھولنے کا موجب بن گیا ہے۔

صوبہ بنگال میں تبلیغ احمدیت

مولوی ظل الرحمان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مولوی ابوالخیر صاحب عارف نے یکم اگست سے ۲۰ ستمبر تک ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں امیر صاحب پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کی سکیم کے ماتحت ضلع ٹپیرہ اور ضلع ڈھاکہ کے ۴۲ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ جہاں کوئی احمدی نہیں۔ وہاں کے سرکردہ لوگوں کو جمع کرکے حضرت امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا پیغام پہنچایا۔ اور آپ کی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ اور اس کے علاوہ قریباً ۵۰ دیہات میں وہاں کے سرغنوں کے نام بذریعہ ڈاک ٹریکٹ اور اشتہارات پہنچائے گئے۔ چار جگہوں پر باقاعدہ جلسے کئے گئے۔ جن میں احمدیت کی صداقت پر ہر دو صاحبان نے مؤثر تقریریں کیں۔ سامعین نہایت اطمینان اور توجہ سے سنتے رہے۔ تقریروں کے اختتام پر مختلف سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ بعض جگہ مخالفت بھی کی گئی اور بعض لوگ سختی سے پیش آئے۔ مگر ہر تکلیف کو بخوشی برداشت کیا گیا۔ غرض اس عرصہ میں دریائے میگھنا کے دونوں کناروں پر تبلیغ احمدیت کا خوب چرچا رہا۔ چونکہ اس علاقہ میں شودرنگر کے پیر صاحب کے مرید بکثرت ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت میں ایک تبلیغی خط لکھا گیا۔ جس کے جواب میں پیر صاحب نے مولوی صاحبان کو اپنے ہاں بلایا۔ اس پر دونوں مولوی صاحبان معہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ شاہباز پور کے وہاں گئے۔ اور احمدیت کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائے۔ جناب پیر صاحب نے جو نہایت شریف انسان ہیں مزید غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس علاقہ میں شاگرام تعلیم یافتہ ہندوؤں کی اکثریت والا ایک متمدن قصبہ ہے وہاں کے ہائی سکول میں مولوی ظل الرحمن صاحب نے "جنگ کے بعد امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے" کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ جو پوری دلچسپی سے سنی گئی۔ اس علاقہ کے بعض مقامی احمدیوں نے بھی اس تبلیغ میں حصہ لیا۔ جن کے نام یہ ہیں:- منشی یعقوب علی صاحب دورگا رامپور۔ منشی آبدار علی صاحب شاہباز پور۔ چودھری لال میاں چنیری اور پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ شاہباز پور۔ پریذیڈنٹ صاحب باوجود ستر سالہ بوڑھا ہونے کے جوانوں کی سی ہمت رکھتے ہیں۔ اور انہیں تبلیغ کا اتنا جوش ہے کہ اکثر مقامات میں مبلغین کے شریک کار رہے۔ اس قلیل عرصہ میں اس علاقہ کے لوگوں پر احمدیت کا خاص اثر محسوس ہو رہا ہے بعض دیہات میں مولوی صاحبان باوجود بلانے کے گفتگو کے لئے نہ آئے۔ بعض دیہات کے لوگ احمدیت کے بہت قریب آ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق دے۔

تحریک جدید کا دس سالہ جہاد

"تحریک جدید" سال دہم کے چندہ کے ادا کرنے کا آخری مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ آپ اپنے حساب کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ دس سال پورے ہو چکے ہیں۔ اگر دس سال میں سے کسی سال کا بقایا ہو۔ تو آپ فکر کریں۔ اور آج سے ہی اس جدوجہد میں لگ جائیں کہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء سے پہلے پہلے دس سال کا چندہ پورا ادا کرکے اپنا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج میں لکھالیں "تحریک جدید" کے پہلے دس سالہ دور میں شرط یہی ہے کہ جس نے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے متواتر اور بلا ناغہ دس سال راہ خدا میں قربانی کی ہو۔ اس کا نام اس جہاد کی فوج میں لکھا جائے۔ پس آپ ہوشیار ہو جائیں۔ اور ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء سے پہلے پہلے اپنا بقایا داخل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

موضع گھنٹکے بانگر میں تبلیغ احمدیت

اور

اہلحدیث کا چیلنج منظور

(۱) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر میں نے پندرہ دن تبلیغ کے لئے اپنے گاؤں گھنٹکے بانگر میں دئے۔ تبلیغ کرنے پر گاؤں کے شرفاء نے خواہش کی۔ کہ آپ اپنے علماء کو بلا کر عقائد کے متعلق وعظ سنائیں۔ اس پر میں نے جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ سے درخواست کی۔ تو انہوں نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء کا دن ہمارے گاؤں میں تبلیغ کے لئے مقرر کیا۔ جناب چودھری صاحب اور مولوی دل محمد صاحب دس بجے ہمارے گاؤں میں پہنچ گئے۔ اور تین بجے تک احمدیت پر تقاریر کیں۔ جن کو گاؤں کے ہندو۔ سکھ مسلمانوں نے نہایت توجہ سے سنا۔ مگر احرار جن کا کام ہر جگہ فساد کرنا ہے۔ ہماری تبلیغ میں شرارت کرتے رہے۔ صبح گاؤں کے عام تکیہ میں جہاں ہم نے سٹیج وغیرہ لگائی۔ اور جلسہ کا انتظام ہو چکا تھا۔ احرار نے وہاں آکر زبردستی ہمیں اٹھا دیا۔ بارہ بجے کے قریب مولوی عبداللہ معمار کو امرتسر سے بلا کر جماعت احمدیہ کے امام اور بزرگ ہستیوں کو گالیاں دلائی گئیں۔ اور قصبہ میں دہلی کے چھپے ہوئے گندے اشتہار جن کا عنوان نعوذ باللہ "مرزا علیہ اللعنت" تھا لگائے گئے۔ اور ہمیں چیلنج مناظرہ دیا گیا۔ مگر جب تحریر مانگی گئی۔ تو انکار کر دیا۔ مولوی عبداللہ معمار کی تقریر پر گاؤں کے شرفاء نے کہا۔ اگر ایسی گالیاں تم لوگوں نے دینی تھیں۔ تو پھر اس اجلاس میں عورتوں کو کیوں بلایا تھا۔

چودھری صاحب کے وہاں تشریف لے جانے پر ہماری اردگرد کی احمدی جماعتیں لنگروال۔ پاروال۔ سارچور۔ قادیاں راجپوتاں چھچھر یالہ۔ سیڑھے۔ چیٹھے۔ تیجہ کلاں۔ اور لودھی ننگل بھی تبلیغ میں شامل ہوئیں۔ تین بجے نماز ظہر اور عصر ادا کر کے احباب اپنے اپنے دیہات کو چلے گئے۔ مولوی عبداللہ معمار کے تحریری چیلنج کا انتظار ایک گھنٹہ تک کیا گیا۔ مگر کوئی تحریر موصول نہ ہوئی۔ جب احمدی احباب چلے گئے۔ تو مولوی عبداللہ معمار نے دن اور رات امام جماعت احمدیہ اور بزرگان سلسلہ پر ایسے ذاتی گندے حملے کئے۔ جن کو گاؤں کے ہر شریف آدمی نے برا قرار دیا۔ اب گھنٹکے بانگر کے اہلحدیثوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ جو میں منظور کرتا ہوں۔ وہ اپنا نمائندہ بھیج کر مجھ سے شرائط طے کر لیں۔ خاکسار خلیل احمد گھنٹکے بانگر۔

جلسہ سیرت النبیؐ کے متعلق اعلان

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے۔ جملہ جماعتیں ابھی سے اسکی تیاری شروع کر دیں۔ اور اس تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد

احمدیت کو دوسروں تک پہنچانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ کام صیغہ نشر و اشاعت کر رہا ہے۔ اسکی مدد اپنے فریضہ کی ادائیگی کی کمی کو پورا کرنا ہے۔ لہذا چندہ عام یا حصہ آمد کے ساتھ ہی اسکو بھی ادا کر دیا کریں۔ نوٹ:۔ جمع شدہ روپیہ سے اگر آپ کو سود ملے۔ تو وہ بھی اشاعت اسلام کی مد میں بھیجا کریں۔ (مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

اکسیر ملیریا

ملیریا کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ یا پانی سے ایک گولی اس وقت کھلائیں۔ جبکہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت ۱۲؍ کی ۳۲ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

نوٹ:۔ الفضل مورخہ ۲۹ اکتوبر میں غلطی سے ۱۶ گولیاں درج ہوئی ہیں۔

ڈاکٹروں اور حکیموں کی رائے ہے

کہ امرت بوٹی کمزور جسم کے لوگوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ اعصابی کمزوری کے ہزاروں بیمار فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آپ آج ہی ایک بکس ۶۰ گولی کا خرید کر استعمال کیجئے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپیہ صرف۔

ایجنٹس برائے قادیان: دار الفضل میڈیکل ہال / نسیم میڈیکل ہال

براہ راست منگوانے کا پتہ:۔

ویدک اینڈ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

وی پی نومبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوں گے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انہیں سرخ پنسل کے نشان سے اطلاع ہو چکی ہوگی۔ احباب کو چاہیئے:۔ کہ فوراً رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ یا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو نومبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوں گے۔ (منیجر الفضل)

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

ہمیں افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے۔ کہ بعض خریداران الفضل ہماری متواتر گذارشات کے باوجود نہ خود چندہ ارسال کرتے ہیں۔ اور نہ دفتر کے بھیجے ہوئے وی۔ پی وصول کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ الفضل کو خواہ مخواہ نقصان پہنچتا ہے۔ ہم ایسے احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے نقصان رساں طریق سے احتراز فرماویں۔ اور اگر وہ رقم بروقت بذریعہ منی آرڈر ارسال نہیں کر سکے۔ تو وی۔ پی کا وصول کرنا بہر حال ضروری ہے۔ (منیجر الفضل)

اردو انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں	اردو	۱-۰-۰
ملفوظات امام زمان	اردو	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	اردو۔ تیلگو۔ گجراتی	۰-۴-۰
دنیا کا آئندہ مذہب	انگریزی	۰-۴-۰
نماز مترجم با تصویر	انگریزی	۰-۴-۰
تمام جہان کو آسمانی پیغام	انگریزی	۰-۳-۰
سرور انبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وہ کارنامے و خصوصیات جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں	انگریزی	۰-۳-۰
پیغام صلح وغیرہ	انگریزی	۰-۳-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟	اردو۔ گجراتی۔ تیلگو	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	اردو۔ انگریزی	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	اردو انگریزی	۰-۲-۰
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	اردو۔ انگریزی	۰-۱-۰
		۳-۰-۰

جملہ ایک درجن رسالوں کا سٹ ۳-۸-۰ معہ محصول ڈاک

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

315

ضلع سرگودھا میں لینٹرن لیکچر

میں لینٹرن سلائڈ لیکچروں کے سلسلے میں ضلع سرگودھا میں دورہ کر رہا ہوں۔ ۲۷ اکتوبر کو ۹۹ شمالی چک میں لیکچر ہؤا۔ کثرت سے احمدی و غیر احمدی شامل ہوئے۔ اور نہایت اطمینان سے لیکچر کو سنا۔ اب میں ۹۸ اور ۸۸۔ ۱۶۔ ۳۵۔ ۳۷ وغیرہ چکوں میں جاؤں گا۔ کیونکہ انہوں نے بلا رکھا ہے۔ باقی چک بھی اگر اس دلچسپ طرزِ تبلیغ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو مندرجہ پتہ پر اطلاع دیں:۔ ماسٹر محمد شفیع اسلم معرفت ماسٹر حمید احمد صاحب مدرس ہنڈیوالی۔ ضلع سرگودھا۔

آپ ..

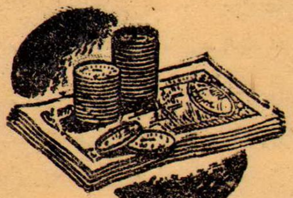

آپ کی رقم ..

اور مستقبل

"میرا روپیہ میرا اپنا روپیہ ہے۔ میں اسے جیسے چاہوں صرف کروں"۔ بےشک آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ آپ کے گاڑھے پسینے کی کمائی ہے تو آپ اسے کھونا پسند نہیں کریں گے۔ مگر جب کبھی آپ بے ضرورت کوئی چیز چڑھے ہوئے داموں پر خریدیں تو بالکل یہی ہوتا ہے۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ آپ اپنی خرید اس وقت تک ملتوی کر دیں۔ قیمتوں کے دوبارہ ٹھیک ہونے تک ملتوی کر دیں۔

آپ مستقبل کو بھی نہ بھولئے۔ فتح کے بعد ہندوستان اپنی قوتوں اور ذرائع کو دوبارہ زمانۂ امن کی صنعتوں پر لگائے گا اور اس وقت ہمیں جنگ کے بعد کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمائے کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت آپ جو رقم بچائیں گے وہ آپ ہی کے مستقبل کی خوش حالی کے لئے ایک مضبوط بنیاد بن جائے گی۔

روپیہ بچائیے

اور سمجھداری سے لگائیے

بیمہ پالیسی، سرکاری قرضے، نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، ڈاک خانے کا سیونگ بینک، بینک کا سیونگ کھاتا اور امداد باہمی کی انجمنیں روپیہ لگانے کی عمدہ مدیں ہیں۔ آپ کا روپیہ محفوظ رہتا ہے اور ان مدوں سے آپ کو معقول منافع بھی ملتا ہے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل۔

AAA 1110

ہندوستان کا بنا ہؤا اونی

سامان بیشتر شہروں میں کنٹرول کی ہوئی قیمتوں پر فروخت ہو رہا ہے۔ بعض اقسام کی خوردہ قیمت فروخت حسب ذیل ہے:۔

میری نو ۱۶/۱۴ بننے کا اون (ہر رنگ) ۹ روپے آٹھ آنے فی پونڈ۔

گول گلے کی جرسی مع آستین ۴ روپے فی عدد

سفید سویٹر ابھری ہوئی بنائی والا ۸ روپے ۲ فی عدد

"سوپر" رگ یا دھسہ ۱۳ روپے ۸ فی عدد

رنگین (پیس ڈائڈ) لوئیاں ۸ روپے ۴ آنے۔

کلیر کٹ پیس ڈائڈ سرج نیلی اور بھوری ۷ روپے ۴ آنے فی گز

"سیکسنی" قسم کے اونی سوٹوں کے کپڑے ۵ روپے ۸ آنے فی گز

فلالین یا ورسٹیڈ مکسچر ۸ روپے ۱۲ آنے فی گز۔

محکمہ "انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز" نئی دہلی نے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہٹلر نے اپنے سٹاف کی کانفرنس منعقد کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ مشرقی پرشیا کی گھریلو فوج کے باقی ریزرو دستوں کو بھی میدان جنگ میں بھیجدیا جائے نیز ڈانزگ میرسیلز اور وسطی جرمنی سے ریزرو فوجیں بلائی جائیں۔ روس کی یہ سکیم عملی صورت اختیار کر رہی ہے۔ کہ روسی فوجیں خاص جرمنی کی فصیل تک پہنچ جائیں۔ یہ ساری سکیم اتحادیوں کی اس چال کے عین مطابق ہے کہ جرمنی کو مکمل طور پر محاصرہ میں لے لیا جائے۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ آزاد یوگوسلافیہ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلافیہ کی وطن پرست فوجوں نے ڈیلیشیا میں بحیرہ ایڈریاٹک کی اہم بندرگاہ سپلٹ کو آزاد کرا لیا ہے۔ جرمنوں کو تین روز کی گھمسان لڑائی کے بعد پسپا کر دیا گیا۔

ماسکو ۳۰ اکتوبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوجوں نے بالٹک کے علاقہ میں لبادہ کے مشرق میں نیا جارحانہ حملہ کر دیا ہے۔ روسی فوجیں کئی مقامات پر جرمن مورچوں میں گھس گئی ہیں لیکن وہ شگاف کو زیادہ چوڑا کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ آج اتحادی طیاروں نے جرمنی کے ۴۵ ہزار ٹن وزنی جہاز ٹرپڈو پر حملہ کیا۔ ۱۲ ہزار پونڈ کا ایک بم جہاز پر گرتا ہوا دکھائی دیا۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ برطانیہ کے ہوم گارڈ سے آئندہ خدمات نہ لی جائیں۔ کیونکہ اب ان کی خدمات کی ضروریات نہیں رہیں۔ ۳ دسمبر کے بعد ہوم گارڈ سے اسلحہ واپس لیا جائے گا۔ ابھی تک ہوم گارڈ کو توڑنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا بلکہ اسے ریزرو رکھا جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہوم گارڈ کو کسی بھی وقت دوبارہ بلایا جا سکے گا۔ ہوم گارڈ کو ۱۹۴۰ء میں بنایا گیا تھا۔ جبکہ برطانیہ پر جرمنوں کی فوج کشی کا خطرہ تھا جب ہوم گارڈ میں بھرتی کے لئے ریڈیو پر اپیل کی گئی تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر ۵ لاکھ والنٹیروں نے ہوم گارڈ میں اپنے نام لکھوائے۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ برطانوی فوجوں نے لونوپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جزیرہ بیولینڈ کے جنوبی حصہ کی برطانوی فوجوں اور جزیرہ میں مشرق کی طرف بڑھنے والی کنیڈی فوجوں کے درمیان صرف ۵ ہزار گز کا فاصلہ ہے۔ لونوپ ٹلبرگ کے شمال میں ۵ میل کے فاصلہ پر ٹلبرگ اور دریائے ماس کے عین درمیان واقع ہے۔

اتحادی تازہ پیش قدمی کرنے کے بعد ہالینڈ کے رسل و رسائل کے دوسرے اہم مرکز بریڈا کی بستیوں کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ دوسرے مشرق کی طرف بریڈا سے صرف ۲ میل رہ گئے ہیں لیکن کنیڈی فوج کے دستوں نے واڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹلبرگ اور ہرٹوگن بوش کے درمیان پکی سڑک اور ریلوے لائن پر اتحادیوں کا مکمل قبضہ ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ امریکن فوج کے چیف آف سٹاف جنرل مارشل نے کل رات نیویارک میں نیوی لیگ کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے انتباہ کیا کہ امریکہ میں کسی شخص کو یہ یقین نہ کرنا چاہئے کہ یوروپ کی جنگ عملی طور پر ختم ہو چکی ہے۔ اور کہ ہم اپنی توجہ کسی دوسرے معاملہ کی طرف منتقل کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ جنگ میں فرانس کے دس لاکھ سے زیادہ شہری خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ اور چالیس لاکھ سے زیادہ اشخاص کے گھروں کو نقصان پہنچا ہے۔ مالی نقصان کا اندازہ ۱۰ کروڑ ڈالر ہے۔ ابھی یہ اعداد و شمار مکمل نہیں ہیں۔

بیروت ۳۰ اکتوبر۔ حکومت ایران نے لبنانی وزیر خارجہ اور دیگر رہنماؤں کو اس مقصد سے ایران آنے کی دعوت دی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مضبوط ہو جائیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ لبنان کے مقتدر رہنما جلد روانہ ہو جائیں گے۔

بیت المقدس ۳۰ اکتوبر۔ اُمت فنڈ کی انتظامیہ کونسل نے جو اس مقصد سے روپیہ جمع کرتی ہے کہ زمینوں کو غیر عرب لوگوں کے ہاتھ پڑنے سے بچایا جائے یہ فیصلہ کیا ہے کہ چندہ جمع کرنے کے لئے پڑوسی ممالک میں وفد بھیجے جائیں اعلان کیا گیا ہے کہ ۳۱ اگست کو ختم ہونے والے آٹھ مہینوں میں فنڈ کی آمدنی ۲۳۶۵ پونڈ ہوئی۔

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ آج وائٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا کہ ہندوستان۔ چین اور برما کی امریکن بری فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹل ویل کو واپس بلا لیا گیا ہے۔ آپ جنرل چیانگ کائی شیک کے چیف اور امیر البحر ماؤنٹ بیٹن کے نائب بھی تھے۔ ان دونوں عہدوں سے بھی آپ کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ اب برما اور ہندوستان کے میدان جنگ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ان دونوں حصوں کے لئے الگ الگ کمانڈر ہونگے چین میں مقیم امریکن فوجوں کی کمان میجر جنرل اے سی ویڈمیئر کریں گے۔ اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ جنرل سٹل ویل کو کیوں واپس بلایا گیا ہے۔ اور کونسا عہدہ ان کے سپرد کیا جائے گا۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ سپانیہ کی صورت حالات خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ بالخصوص جنرل فرانکو کی پوزیشن بہت خطرناک ہے۔ سرکاری فوج کے بہت سے افسر جمہوریت پسندوں سے مل گئے ہیں۔ اور جمہوریت پسندوں نے بہت سے کارخانوں پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوج سالونیکا سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہے۔ برطانوی ہوا بازوں نے دیکھ بھال کے بعد اطلاع دی ہے کہ بندرگاہ کے علاقے میں دھماکے سنے جا رہے ہیں۔ اور آسمان پر دھوئیں کے بادل ہیں جس سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے بندرگاہ کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا ہے

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ ترکیہ میں جمہوریت ترکیہ کی ۲۱ ویں سالگرہ منائی گئی۔ اس موقع پر ملک معظم نے جنرل عصمت انونو کو ایک پیغام ارسال کر کے انہیں مبارکباد دی۔ اور جمہوریت ترکیہ کے لئے پھلنے پھولنے کی دعا کی۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ آٹھویں فوج مسولینی کے مولد میں داخل ہو گئی ہے۔ ابھی تک قصبے کے شمالی حصہ میں جرمنوں کا قبضہ ہے

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ حکومت ہالینڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت ہالینڈ جنگ کے بعد جرمنی کے ایک علاقے کا مطالبہ کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جرمنوں نے ہالینڈ کو اس قدر تباہ و برباد کر دیا ہے کہ شاید بعض علاقے اپنی اصلی حالت پر کبھی نہ آ سکیں

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ ”ڈیلی ٹیلیگراف“ کے نامہ نگار خصوصی نے پیرس سے اطلاع دی ہے کہ حکومت فرانس لاوال کی جائیداد ضبط کرنے والی ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ صرف پیرس میں لاوال کی جائیداد ۴۰ کروڑ فرانک (۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے) کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی اس کی بہت بڑی جائیداد ہے۔

ماسکو ۳۰ اکتوبر۔ روسی دستوں نے لتھونیا کی مشرقی سرحد کے بعض شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب روسی فوجیں آگے بڑھتی ہوئی ہنگری کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے کولون پر حملہ کیا۔ اور آٹھ ہزار پونڈ وزن کے بم گرائے جب ہمارے ہوائی جہاز حملہ کرنے گئے تو دیکھا کہ کولون میں آگ بھڑک رہی ہے۔ یہ آگ ہفتہ کے روز جو حملہ کیا گیا تھا اس سے لگی تھی۔

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فلپین کے پاس زبردست سمندری لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی ذرائع سے ابھی تک اس قسم کی کوئی خبر نہیں ملی۔

پشاور ۳۰ اکتوبر۔ کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کے اجلاس میں جو کل منعقد ہوا۔ موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد منظور کی گئی۔ گورنر سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ سرحدی اسمبلی کا اجلاس جلد طلب کیا جائے۔ اسمبلی کے پانچ کانگرسی ممبر جو حال ہی میں رہا ہوئے۔ اجلاس میں موجود تھے۔

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے اور آپ کے رفقاء گھوڑوں پر سوار نئی دہلی میں وائسرائے روڈ سرکل پر سے گزر رہے تھے۔ کہ ایک لاری ڈرائیور کی بے احتیاطی سے حادثہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ واقعات یوں ہیں کہ جب وائسرائے چوراہے پر سے گزرنے لگے۔ تو لاری والا آگے بڑھ آیا پولیس انسپکٹر نے جو وائسریگل پارٹی کے ہمراہ تھا۔ اسے روکنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ مگر اس نے اس سگنل کی پروا نہ کی اور آگے بڑھ آیا۔ حتیٰ کہ لاری اور وائسرائے کے گھوڑے کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ گیا۔ لاری ڈرائیور رمین سنگھ کو گرفتار کر کے

ملیریا اور دوسرے بخاروں سے بچاؤ کے لئے

اوگلون

استعمال کریں۔ یکصد ٹکیہ دو روپے صرف

دی تھری برادرز۔ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah